

ستمبر ۱۹۲۵ء

مرتبہ محمد صاوی

تراثہ دلچسپ

مرتبہ

محمد صاوی

۱۹۲۵ء

پیشکش کنندہ
محمد صاوی

طریق غنی
نہ پوریا

تراثہ دلچسپ

اسمین اون شعر اسے نامی کی غزلیات کا مجموعہ ہے کہ جو سرمایہ ناز و

فخر و زکاء ہیں معہ کلام طراقت

حب فرمائش یہ منظم علی تاج کتب خانہ و باہتمام محمد صاوی پر وپراثر کے

نہاد اول صاوی پریس کتب خانہ اجماع کراچی

۵۲۸۵۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

غزل حضرت میر مرثوم



سب سے جمیع صفات و کمال کا
 اود سر پہن گزرا کمال و خیال کا
 حال اور کچھ ہے یان اوٹھو کے عاقبات کا
 جلوہ و گزرتا ہے یان ہے اوسکے جمال کا
 ہے اشتیاق جانِ جہان کے حال کا
 بیٹے خیال سر میں سے نہ
 ظاہر اثر ہے مقہ

دل رقبہ جمال ہوا اوس دو جہاں کا
 ادراک کو ہر ذات مقدس میں داخل کیا
 ہرست کو عارفوں کو نہیں راہ معرفت
 ہر قسمت زمین و فلک سے عرض نمود
 مرنیکا ہی خیال رہے میرا گر سچے پیار
 ہے حرف خامہ دل زدہ حُسن و قبول کا
 چہرہ پہن آسکی کہ جامِ نخست میں
 ہے مہلق جہان اب ہوا نہیں
 سوسہ لیا ہے وضع ہے چشم اہل قدس پہ
 بے مقدر بخاؤ علی و وصی کی ذات ہے
 و ہونہ ہزار پانی سے سو بارہ پڑھو درد
 حاصل ہو میر و دوستی اہل بیت اگر

M.A.L.

یان حرف و معجز نہیں ہر لب البقول کا
 ت نام لے تو اس چستان کے بھول کا
 تو غم ہے کیا نجات کے اپنے حصول کا

URDU STACKS

تغلقہ ساری خدائی میں خدا کا ہو گیا
 مصطفیٰؐ ہو سکے ہوئے وہ مصطفیٰؐ کا ہو گیا
 رقبہ حاصل ابتدا میں انتہا کا ہو گیا
 زہر قاتل میں اثر آبِ بقا کا ہو گیا
 خوب پڑا پار اس دردِ آتش کا ہو گیا
 قید سے آزاد وہ بندہ خدا کا ہو گیا
 لوتیہ پاک کا تیار خدا کا ہو گیا
 ترجمہ شمس لفظ بدر الدجی کا ہو گیا

سکہ راجہ جب کو دین مصطفیٰؐ کا ہو گیا
 جس کا دل دیوانہ محبوب خدا کا ہو گیا
 اول بخت میں ختم الدنیا پایا لقب
 یا دل میں بھرنے دی وصل کی لذت مجھ
 شربت دیدار نے اچھی وادی نزع میں
 دق دین مصطفیٰؐ کا بستی گردن میں پڑا
 دھوین کا چاند دکھانے پہ کتا ہو گیا
 لون رخسار و لکی بدست میں ہوئے نور و نور

بنت میں پہنچے جو لکھا ایک پر چہ بھی امیر
ن گئی دولت وہ منہ کھیا کا ہر گیا

غزل سو دا

جوش کو ہر رجن کو کیا خوش آتی ہر بار
آشیان ہاں ہر ہے کس اسید ہوا عند لیب
لکھو گلستا چین کا ہے داغ اسے باغبان
دل خسروں کو کمان خون گرم کرتا ہے جنون
شور و سرگرم لڑائیوں کا اہل ہے یہ دل
عارضی گل پر نہیں چشم عرق ہے شرم کا
کسی آنکھوں سے کوئی ہے مستی سیکھ کر
خوش رکھو اسے عند لیون اپنے گلشن میں بہن
اب خدا حافظ ہے سودا کا مجھے آتا ہر دم

غزل آتش

طریق عشق میں مارا پڑا جو دل ٹھکا
نہ پوریا بھی میسر ہو اچھا سنے گونا
کہوں جو عرش برین بھی تو کہہ نہیں سکتا
پری سے چمکیو اپنے وہ نازنین دکھائے
کبھی تو ہو گا جا رہے ہی بار بہو میں
عجب بھول بھلیاں ہے غفلت مستی
عجب زمین ہے جو سودا پر شمر گئی گا
ساتھ کے ہاتھ سے جو کہ اس شیشہ شراب تا
مٹی و بان کی لگیئے عطار رہے عطر
رنگ چین ہوا ہے ہر اک سرو تو نہال
پانی شکستہ دل نے برنگ شکستہ رنگ
آزاد ہیں قیود سے افتاد و تان خاک
حاکم کہ تیرے ہاں زخم دہان سے عشق ہے

یہی وہ راہ ہے چین ہے جاتا کھٹکا
ہمیشہ خواہ میں دیکھا کیا پھر کھٹ کا
بہت بلند ہے پایہ ترے چہرہ کھٹ کا
چھاب دور ہو ٹوٹے طلسم تھو نگٹ کا
کبھی تو قصہ کریگا زمانہ کروٹ کا
جسے کہ راہ ہوئی اس سے خوب ہی ٹھکا
خواب کرتا ہے اسکو زبان کا چٹ کا
سبح سہما میں بادہ کش کہ خیم آستان گرا
ادس رشک گل کے منہ سے بیتا جان گرا
کٹ کٹ کے پیر سے عشق میں کیا کیا جان گرا
بالائے غایت مراب قفاں گرا
اودھ تا پچا بھر سے جو برگ قزاں گرا
یوسف بھی اس کے گھوڑے میں بچا کردان گرا

یا مال جو کر گاجھے پائے کا سزا
 نعرش زہ سلوک میں ارتقا دو نکو ہو کیا
 کیا مال و عجب فقر کے آگے ہے سلطنت
 کا سنج نگاہ مست سے دیکھا جو یار نے
 ہر رفیق بیکسی منزل منزل رہ گیا
 صید لاغر کر دیا تاخیر قاتل نے مجھے پا
 اسے اعلیٰ فرصت نہ دی افسوس افسوس ہر
 واسے قسمت نخل قاتل سے نہ برائی مراد
 جوش حیرت نے نہ دی فرصت کہ بخش کر سکے
 نعمت مانی نے مزا کیا کیا دکھائے وقت بوج
 زمرہ نچھو بھلا دی خطرہ صیا دے
 سایہ انگین کا کل پہچان ہے روضہ یار پر
 وی نہ فرصت ہمرنگی کی اضطرابِ روح نے
 سر جہاں سے کیا آنکھوں پہ پٹی باندھ کر
 اسے فوق وقت نائے کے رکھ کر گیا ہاتھ
 میں نالتوان ہون خاک کا پر وائے غبار
 خطوے کے دل میں تھا کہ زبانی بھی کچھ کے
 کھاتا ہے اس مزے سے غم عشق میرا دل
 جوں نچناخہ تو نہ جلا انگلیاں طیب
 اے شمع ایک جو رہے باونیم صبح
 چوڑا نہ دل میں صبر نہ آرام نہ شکیب
 قاتل کبھی نہ تو نے اٹھائے ہزار حیف

جو دیکھے اسکو تھام کے دل پیچ جائے فوق
 جب ناز سے کھڑا ہو وہ رکھ کر گریہ ہاتھ
 ٹوٹا۔ اگر آپکو شہر، تاجی ماضی و حال کے انتخاب کلام کا شوق ہو تو ترانہ و حب کا دور احسن ہے
 بیوہ صادق بریں مہنہ

غزل جناب کبر الہ آبادی

کمان بہن چہارت کا اسنے خیال ہوتا ہے
ہمارے حال یہ افسوس کہ تیرے ہنر کا
وہ تو رشتہ ہیں تو کچھ ان شکستہ جوتی ہیں
بہت بہت کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
ہر ایک شرف و کرامت کا یہ ہونا رونا کا
انہو دہلفہ بیان نہن نہیں کرتی
بتوں کی چاہ کی سامی نگاہ ہوتی ہے
جو دہری موت جو دنیا میں قضا کیا
پیری کا ذکر ہے گوشاعی کی بات الہ

زمانہ افسوس ہے ہونے کو حال ہوتا ہے
تصور ہے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
وہ روئے ہیں تو سب سے ہنر ہوتا ہے
دل ایسا ہوتا ہے ایسا خیال ہوتا ہے
جنون بھی مائل کس کمال ہوتا ہے
فریب ہی کا مجھے اختال ہوتا ہے
خدا کے عشق کا باعث خیال ہوتا ہے
کہ جائداد کا بھی انتقال ہوتا ہے
جنون کا بھی کراہتا ہے ہوتا ہے

غزل جناب واسطی مرحوم

بنائیں اس خراب باہرین کیا مکان اپنا
خزان آئی تو بیل باغ میں آکر یہ کشتی ہے
کھلا تھا دار و درخت کو جو راز سر سبز
محیط و ہرین راحت کمان جو خانہ برادری
نہ دیکھی سیر سیر سے کیا نہ کی گلشت بھونکی
نہا کیوں باخیاں جو طائر رنگین ہیں
زبان کو روز و صفت روز آتش رنگ کر دین
بڑی حیرت میں جو کھل چھپے کسی گردن پر
کمی کیا موتیوں کی واسطی ہم ہی تو اکبرین

زمین جو خون کی پانی عدو ہر آسمان اپنا
ہیاں غنیمت بیان گل تھا یہاں تھا آشیان اپنا
مقرر دل کو ہم کتنے جو ہوتا زار و ان اپنا
جناب آسا ہر راہ یل میں ہر دم مکان اپنا
گلستان میں ہوا آنا تو ہنگام خزان اپنا
گران کچھ شاخ گلشن پر نہیں ہوا آشیان اپنا
سفید آگ کے دریائیں رہا ہر و ان اپنا
نظر آتا نہیں قاتل کو جسم نا تو ان اپنا
سلامت ہو اگر یہ دیدہ گو ہر نشان اپنا

غزل زویشا سید نور حسین صاحب جانشین حضرت جلال

قہار کے ضبط سب کو یہ جی نہ حال ہوتا ہے
جو تیرے کھانے نہ مرنے میں حال ہوتا ہے

جو چھوٹ پڑنے سے شیشہ کا حال ہوتا ہو
خود اپنے فطرہ کردار اپنا سوال ہوتا ہو
یہ پردہ پردہ میں اظہار حال ہوتا ہو
جلے جو رخ کے وہی پائمال ہوتا ہے
زبان تلے ہی پیدا سوال ہوتا ہے
کہ جان دیے میسر وصال ہوتا ہے
عیان کچھ ہوئے تیور سے حال ہوتا ہو
وسیع اور بھی اپنا خیال ہوتا ہے
جو سانس روکنے میں دلکا حال ہوتا ہو
اجل کو دیکھ کے چہرہ بحال ہوتا ہے

بنی برد لیے کچھ ایسی اٹھا کر عشق کی چوٹ
زبان کو ہوتی ہو کنت جو رکے کہنے میں
ہرئی نگاہ کی حسرت کو کیا کوئی سمجھے
خرام ناز بھی ہو کیا اداس شناس جہان
ہو اسے شوق نے تابع کیا ہو صورتِ شمع
مگر دلیل ہو کم بہتی کی رنجِ فراق
نظر سے گو کہ ہے پنچان امید دل کا چراغ
مکمل کے قید کی جب دیکھتے ہیں جانبِ رشت
اس قدر زمرے ضبط آہ میں تکلیف
جستہ نگہ زکیت سے ہن آرزو دیکھے وہ کیا

غزل محمد صادق صاحب حیران

بیر دل کو جو روزِ ظلم کا خوگر بنا ہو گے
محشر میں بھی کئی صیفِ امر بنائیں گے
مرے ہونے نصیب کو کیونکر بنائیں گے
پھر غارِ رشت کو سر نشتر بنائیں گے
جم جم کے تیغ تیز ہو جو بہر بنائیں گے
دیوانہ دل کو چھ کر بھی برھکر بنائیں گے
ہم داستانِ غم کا جو دفتر بنائیں گے

دقبتِ جناؤں نازِ ستمگر بنائیں گے
روزِ قیام ہو گا بھی اگر خسرام ناز
کیونکر گمان تھا یہ شبِ وصل ہم نشین
روحیں گے ہم سے وہ تھپتھپ غروج
سارے ہمارے خون کے قاتل بوقتِ قتل
لو کھل گیا درازی کیسو کا مدعا
پورا اتو گا دیکھتا حیرانِ تمام عمر

غزل شاگر

قاف سے تاقان میرا ہی مراقات تھا
شمع محفلِ آسپے میں آیکا پر دانہ تھا
سے کی بوتل نئی بھل میں باہر میں پیانا تھا

جن دونوں اک پر ری رخسار کا دیوانہ تھا
وہ بھی کیا دن تھو کہ تھے دونوں شریکِ سوزِ ناز
رند بدستِ اسطرح اٹھو لہر کر دوزِ حشر

چھوڑ کر بادشاہان ہون کر حق میں وزو شب
بیرون سرگھایا کیا ترک محبت کے لیے
لو لیکنے والا ہوں تیرا عالم ارواح کا
جلوہ محبوب اسے شاکر نہ جب آیا نظر

بنگیا بیت الحرم پہلے ہی بخشا نہ تھا
ناصح نادان بھی کیا میرے طرح دلوں نہ تھا
میں ازل میں بھی تو جو نرس مشا نہ تھا
یہ جہان آباد آنکھوں میں مرے ویرانہ تھا

غزل منیر

کسی کا دل کبھی ہوئے سے تم اگر لینا
خدا نے نہ اگر نکلو وقت آرا لیشس
چہا نہ عالم فانی سے قتل ہندون سے
تمہا رو کو چپے سے جاتی سولاش عاشق کی
ترے قراق میں عاشق کو ترے کام یہ ج
تم اٹھائے نہ صاحب کے جب کوئی عاشق
وہ خوب یاد ہے بوسے کو دیکھے دل کی شب
یہ دور بزم ہے ساقی رہے خیال ذرا
عدم کے کو چپے میں افسوس خالی ہاتھ چلے
جو دفن کر کے چلے دوست جھکوں میں نے کہا
خدا کے واسطے مجھ کو نہ ذبح کر صبا و
یقین مرگ یہ تھا اتنے میں نے شب کو کہا
سوار ہو کے چلو ساٹھ میری میت کے
نہ بھکو طور کی حاجت نہ عرش اعلیٰ کی
ہا۔ یہی لاش پر رونانہ انجی آنکھوں کو
ہوے جہان میں جید گناہیہ سے

ہماری مرو و وفا کو بھی یاد کر لینا
ہمارے خون میں تم اپنے ہاتھ بھر لینا
خدا کے سامنے سفاک تو مکر لینا
شریک ہو لو خزارہ کے پھر ستور لینا
ہزاروں کروٹیں بستر پر رات بھر لینا
تو اس گھڑی ہمیں بوسے سے یاد کر لینا
جیسا سے آنکھوں پر ہاتھوں کو اپنے دہر لینا
گروں نشہ میں جو ساقی مری خبر لینا
نہ ملکہ یاد رہا تو شہ سفر لینا
کبھی کبھی تو خدا کے لئے خبر لینا
جو پھر کون دام میں لپکی تو پر کتر لینا
سحر کو آ کے مسحا میری خبر لینا
لحد قریب رہے تنہا تو تم اتر لینا
جہان وہ مل گئے دو دو کلام کر لینا
کسی رقیب سے دم بھر کو چشم تر لینا
حسین حشر کے دن اسکی تم خسر لینا

غزل حضرت بلال

ترغ میں آئے نہ وہ میں سر پہنک کر گیا
راہ کھوٹا کی آنکھوں نے دم

مار ڈالا ذکر گلشن چہر کر صیاد سے
کیا کوئی دل نہ رہا باقی جو ابھی
آہ کھینچا چاہتا تھا ضبط سے روکا مجھے
دل بہرہ یار و سکے لیکن نہ بزم یار میں
لے گیا پیچا نہ عرفان میں ہکو خضر شوق
دل نے گیسو سونچنے کی نہ پائی کوئی راہ
شعشع کام آئی شب تار یک فرقہ بین دو عالم
کس جگہ جھکو و غادی طاقت پر واز نے
کی بہت تو نے کی اسے اضطراب و ست فوق
تو ہی کھول اس راہ سرستہ کرا و مرغ جن
پھر فوراً ہنس دے لہو روئے پیر سے زخم کے
آج اگر دامن نہ تار وکتے کیوں خار و شکت
وہ نہیں ہوں گردش گرد و نوحہ عجز کرے
کاروان سے ضحیفائے مجھ کو چڑایا او جلال

آج میں کچھ قفس میں کیا چٹک کر رہ گیا
خار سا کچھ حیرت میں کیا من کھٹک کر رہ گیا
سبز نہ سو آن میں اک شعلہ بھڑک کر رہ گیا
چشمہ تر سے ایک آواز آنسو ٹپک کر رہ گیا
زادہ گراہ مسجد میں بہک کر رہ گیا
کوچہ تار یک تھا آخر بٹک کر رہ گیا
یہ بھی جھک کر جھک کر رہ گیا
وہ قدم پر تھا دیر گشتن کہ تھک کر رہ گیا
انکے سینے سے دو پیٹھ کچھ سرک کر رہ گیا
کیا یہ غنچے نے صدا دی کیوں چٹک کر رہ گیا
کیا تھک اکبار اسے قاتل چٹک کر رہ گیا
قیس حریان دور پہنچا میں ایک کر رہ گیا
خیر میں ہی دیکھتا ہوں کون تھک کر رہ گیا
نقش پائے رہ گان پر سر چٹک کر رہ گیا

غزل رعنا

لب پہ وقت نزع آہرنے شراب سے رہ گئے
صف میں کشتوں کے ہم اک لہلہ تہا رہ گئے
بالا میں اس طفل کا گذر بڑھ رہ گیا طوق
شکر ہے کرنے نہ پایا شانہ ان زلف میں غیر
جرم خوابان اُسکے جانے سے ہوا نکمہ میں سیاہ
ہوئے باران عدم سب منزل مقصد کو
آتش عشق اشک کے طوفان سب کچھ تھکے ہوئے

اشک حسرت آکے دریا کے کنارہ رہ گئے
چل چکے تھے منزل ہستی سے باہر رہ گئے
کانین باکے نہیں پر گزشتہ وار سے رہ گئے
چلتے چلتے ہی سر عاشق پہ آ رہ گئے
ماہ کامل چھپ گیا باقی ستارے رہ گئے
ہم سر راہ عدم حسرت کے مارے رہ گئے
مرے مرتے ایک دو باقی شراب سے رہ گئے

دین و ایمان جان و دل رشائے صفت ہو گئے
دیدہ گریبان مگر حسرت کے مارے رہ گئے

غزل حضرت صفی

زخم بر زخم صفی عشق میں کھاتے جاؤ
آتے آتے تو لب آئے تھے کہ ہر وقت اخیر
میرے کس کام کے یہ شیشہ دل کے ٹکڑے
یہ بھی سوچا جوانی میں نیا ہے انداز
والی دانتوں میں جو انگشت خانی تو کیا
پردہ چشم میں دسند لاس ہواک پر نقش
لطف کیا ایک بہن کو جو رولہ کے اوٹھے
باہر اے حسن کے اجلاس سے آئیو الو
ہاتھ میں تیغ جو جمع ہے گندگاروں کا
تیسے یہ کہنے کہا تھا کہ چلو حلال ایسی
روئے بیٹھے ہیں ابھی اپنے مقد کو صفی

دارغ بردارغ ابھی کیا ہے اٹھاتے جاؤ
پہر کب آو گے ذرا یہ تو تاتے جاؤ
تھے توڑا ہے تمہیں انکو بناتے جاؤ
اور نیند آتی ہے چٹنا کے جگاتے جاؤ
قبر بیکس پہ کوئی تسخ جلاتے جاؤ
پھر ذرا شکل دم نزع دکھاتے جاؤ
ہمہ سنتے جو ہیں انکو بھی رولاتے جاؤ
محرم عشق کو بھی حکم سناتے جاؤ
آج اجارہ پہ انبار لگاتے غناؤ
کہ نشان گہر خریان کا شائے کھائے
جب ہی جانیں تم اگر انکو ہنسنا جاؤ

غزل حضرت دلغ

اے حیا و حرائی اے مرغزور آیا
جان میں لاکھ حسین ہوں تو انکو شک نہیں
تری گلی میں رہی باز گشت مثل نفس
بنے ہو بزم میں ساقی تو یہ خیال رہے
گزار دی شب وعدہ اسی لافچ پر
کمان کمان دل شاق دیدے یہ کہا
پیام برے شب وعدہ وہ بگڑے بیٹھے
خدا کے بخشے یہ حشر میں بہت عاشق
تری گلی کی زمین اور اس قدر پامال
وہیں سے دارغ سینہ کو ملی ظلمت

مرے خارہ کے ہمراہ دور دور آیا
قیامت آگئی جیوت نام حور آیا
کہ جتنی دور گیا واپس اتنی دور آیا
کیسے سرور نہ آیا کسے سرور آیا
مرے ہانسنے کو اب آدھی ضرور آیا
وہ چمکی برق بجلی وہ کوہ طور آیا
پنے بنائے ہوئے کام میں فتور آیا
خیال پار میں کوئی نہ ہے قصور آیا
گرمیاں لو لٹی پیتا سب ونا صبور آیا
نہا زور سے حضرت مہربانی کے ہاتھ نور آیا

۱۰
غزل جناب عزیز لکھنوی مدظلہ

مختصر اک سطر میں حال دل دیوانہ تھا
دل میں کیوں پائی جگہ اور لب تک یا کس لئے
جب کوئی ذرہ مری خاکستری دل کا اور
تیری برکتہ نگہ نے دنیا کا عالم کیا
عقل و آزادی میں بھی ہر اک قدم پر تیرا
عالم زمین بھی تھا تجھ پرستار ہی حسن
چارہ گزنا سوراخ کو سوراخ سمجھا تھا مگر
کیا بتاؤں اسکی جہنم مست کا عالم عزیمت
بخیہ زخم جگر میں سب مرا افسانہ تھا
نالہ وہ نالہ کہ جو تاثیر سے بیگانہ تھا
جائے جائے انکی محفل تک ہی پروانہ تھا
یاد آیا نیکہ تو اس گھر کا صاحب خانہ تھا
ہو نہاں اک دشت تھا اور آجکا دیوانہ تھا
روح کے پیش نظر اک جلوہ مستانہ تھا
غور سے دیکھا تو اک دیرانہ سا ویرانہ تھا
لیا نک اکبار اسے قافلہ پر حشر نہ کیا نہ تھا
جس کا ہر ذرہ و راسخ سب کچھ تھا

غزل حضرت فیق

مبارک ہو دل پر آرزو کا شباب آیا
کبھی شکوہ ہر قسمت کا کبھی رونا ہر الفت کا
شب خلوت بھی دل کی آرزو کو نہیں مٹا
دل پر آرزو کا اور ہی کچھ ہو گیا عالم
ہوئی گردش اگر انکی نگاہ شمع و برقع کو
کیا دشت میں ہم نے قصہ شب بھر آرزو کا
جو آیا ہوش جھکوت ہوا ہوش الفت میں
تنگی یوفا عباد قافلہ کینہ جو ظالم
رقیق اپنے مقدر میں یونین ناکام نہ تھا
طبیعت میں شرارت آئی آنکھوں میں جھانک آیا
بجز اسکے سمجھے کیا ایدل خانہ خراب آیا
کبھی آنکھو حیا آئی کبھی ان کو حجاب آیا
ہمارے سامنے جو وقت وہ مست شراب آیا
دل ناشاد نے جانا کوئی اب انقلاب آیا
جنون بول لکھنا میں بھی ہمراہ رک آیا
شباب آیا الہی یا مرے دل پر عذاب آیا
جو آیا بھی لو کس پر یہ دل خانہ خراب آیا
او ہر جان حشر میں کئی اُدھر خفا کا چل آیا

فصلی غزل حضرت عاچر

کیا مزا برسات کا جو طعنے کیا برسات میں
ہاسے بدنی یک جیک کسی جو ابرسات میں
رہیب پہلو گر تہ مودہ دل پر برسات میں
رہیب تہ مودہ پہلو گر تہ خفا برسات میں

اگر چہ چاہو گے ہم سے خفا برسات میں
 اشکباری جس قدر کی پاس اتنی بڑھتی
 نام پر پھرتے ہیں کیا اشکباری کرتے ہو
 اشکباری سے بڑھتا چلا اور بھی کچھ بڑھتا
 جس کے پہلو میں نہ تم ہو اس سے بڑھتا چلا
 کچھ تو ہو معلوم ہو کون سا چھپانے کا سبب
 کس طرح عاجز چاہے تھے ہمارا دل بچے

خاک بکلی گھا ہمارا جو صلیہ برسات میں
 میرا گل آرزو مر چکا کیا برسات میں
 کسے کیسے مہ لقاؤ دہر با برسات میں
 ہو گیا ہو دل میرا ہر برسات میں
 جان کی دشمن ہے کوئل کی صدا برسات میں
 دختر در کو ہے کیوں اتنی حیا برسات میں
 ہر ادب برسات کی ہے دلر با برسات میں

غزل حضرت غوث

ڈھونڈتا ہوں جسکو اسے مجھوں وہ تیرے دین ہے
 حال غیر اپنا عدم کی پہلی ہی منزل میں ہے
 اسکی خواہش ہے جگر کو اسکی حسرت میں ہے
 گو نظر ہر ایک نہ کہتے ہو کہ اسے فتنہ کر
 تو فتنہ رہے سب کچھ کس طرح اہل عدم
 وہ دم فوج بھی میں افسوس تھ پھر ہو
 ہر نفس اک تازیانہ ہے بے عبرت بچھے
 قر سے ظاہر ہے جو ہر عالم سستی کی چال
 سننے والا کون ہوا غوث ہم کس سر زمین

چشم بینا چاہیے لیکن اسی محل میں ہے
 چسپا ہوں کچھ ایسا کہ نہہ کی نہہ میں کی دین
 کس قیامت کی لگاؤٹ خضر قاتل میں ہے
 فتنہ بخشہ ترے رخسار کے ہر تل میں ہے
 جان تک بہاری مسافر کو چل میں ہے
 ہم تڑپتے ہیں گردل کی تندا دل میں ہے
 سوچ تو غافل کہ اسے کس منزل میں ہے
 کوئی آگے ہے کوئی پیچھے اسی منزل میں ہے
 کون سا سودا ہو سر میں کیا تندا دل میں ہے

غزل حضرت شمس لکھنوی

یوں دم مرگ علاج دلناشا د کسا
 رو تیرے روتے ابھی آئی تھی ذرا بھگوتی
 آج وہ تیرے گائے یہ تلے ٹھٹھے سنتے
 آستانہ نہ بتاتے تہ فتنوں میں جاتے
 سوئے اکتے ہو تو کیوں کھری ہوئی ہرین

جب دوا سے نہ چلا کام تھیں یاد کیا
 آپ نے پھرو تھا و گرو دل نا شا د کسا
 میں نے کھوئے ہوئے دل تلکوت مل گیا
 چار شکون نے ہمیں مورد و بیدار کیا
 کس پریشان طبیعت نے تو میں یاد کیا

یہ تھیں کہنے کہ جاؤ تھیں آزاد کیا
اور بگڑی ہوئی تقدیر سے برباد کیا
لو جتنے آتے ہیں ہر روز اس کے خراج
تھیں کیا کم تھا مٹانے کو خیال کیسویہ

غزل حضرت رفیق

کرے نہ قطع اگر تو میری زبان صیاد
جو ہر شکستہ ہن وہ حیدر نیجان صیاد
قفس کو چھوڑ کر اب جائیگے کہان صیاد
یہ ہر طرفینا ہے مری آہ کا دھوان صیاد
یہ سب ہیں اچھے مقدمہ کی خوبیاں صیاد
قفس کی گھول کے لٹکے کھڑکیاں صیاد
ستم اٹھائیگی جھیلے کی سختیاں صیاد
جگر کے ساتھ ہی قل بھن گئی زبان صیاد
کہ دل میں لیتے ہیں ایران چٹکیاں صیاد
مری نگاہ میں تار یک ہے صان صیاد
رفیق پھر بھی نہیں مجھ پر صباں صیاد

غزل حضور نظام خلد اللہ ملکہ

تھوڑی سی اگر خاک تری را بگذر کی
اس در سے یہ کہتی ہی مری نا صیہائی
بجرم کو مجرم جو بناتے ہو بناؤ بہ
ناخستہ شوہار نہو صبح اسی بہ
ملتا تو بہت دور نشان تک نہیں پایا
صد شکر کہ ہے عشق میں ثابت قدم اپنا
مرد ہو سرخرو میں منع سحری کا بہ
گر تو بھی رہے ہو جیسا رہ رہا ہم
اگر نہ ہو تو کون ہے چھ اجڑا تو سر

مل جائے تو بجائے دوا درد حکمر کی
سربان سے ہٹاؤں تو قسم آگے سر کی
پیشے تو خطا کچھ بھی نہیں کی تھی نگر کی
پیشے یہ دنا حق سے سدا شام بھر کی
اک عمر تجھ میں تری پیشے لہر کی
مر کر بھی مری لاش ترے در سے تہر کی
رنگست کوئی دیکھے تو مرے دیو تہ کی
عادت بھی چھوٹے کی ادھر کی تہ اوپر کی
باہر سے بھلا تو ہی طاقت سے بٹہ کی

عثمان مجھے اعزاز دیا ہے جو خدا نے وہ ہے نہیں تقدیر میں ہر ایک بشر کے

غزل عاجزہ بدیاوہری طالیف

تمہاری یاد میری جان پر کیسی جفا لائی
مجھ ایسے خانہ بر بادوں سے کیوں نہ تو کدڑو
دل لائی پاؤں خالی یار کی اسے الفت کیسویں
خوام تاز کو تیرے سجھتے ہیں یہ ہم بے خود
نہ کیونکر عاجزہ سجھے اسے گلزار سو ٹھکر
کہ صدمے حد سے باہر حسرتیں بے انتہا لائی
کہ میری خاک کو چھ تک اس کے اوصال لائی
یہ اپنے ساتھ آفت اور بھی تو اک لگائی
گئی رفتار تیری اور محشر کو بل لائی
ترے کو پہے میں تقدیر اسے بت رہیں دل لائی

غزل جناب ظریف لکھنوی

جہاں ہی حرفوں میں پورا شکوہ جا جانے تھا
بچے عشاق میں جو تھا شری دیوانہ تھا
میکش خیارہ کش گویا ترا کو ایسا سا سنہ
لیجلا پیرے معان خماس میں جب بیچنے
آہوئے چشم آکے آخر کیوں نہ اسکو چکے
خالی خولی جمع عشاق تھا حقہ نہ پاں
وقت پیری طالبان دید کا مجمع کہاں
یار کا گھر تھا کہ شمع حسن کی بجلی لالین
ماقم لیلیٰ نے مستی میں جڑی محبون کے لات
میکش نادار پہونجا میکدرہ میں اس طرح
پھر تو وہ الو کا پٹھان ہی تھا اس میں شک نہیں
راں چب منہ سے ہی تیرے توج نہایت ہوا
واسے ناکامی کیوں نہ لیکے تا مہ پھر گیا
سیکڑوں کو ایک ہی گردش میں کھل کر دیا
چار پیسے والا کہتے تھے اسے اکثر ظریف

اوٹھ بھی کز ابھر میں اک مختصر افسانہ تھا
گھر کیسکا کیا تھا اچھا خاصہ پاگل خانہ تھا
بادہ پیا کی خاطر قدرتی چمپا نہ تھا
بو تلون کا ٹوکرا چلتا ہوا سچا نہ تھا
جب خط رساں جاتاں سبترہ بیگانہ تھا
واہ اچھا انتظام محفل جاتا نہ تھا
جاسے عبرت ہو کہ کی بستی کا گھر ویرانہ تھا
پاسان کو سے جانا تھا کہ اک پروانہ تھا
یہ شتر غمزہ بجائے غفر ش مستانہ تھا
پاؤں میں جوتا نہ تھا پر پاتہ میں پاؤں تھا
عاشق شوریدہ کا ممکن اگر ویرانہ تھا
کیوں نہ بھٹکے عمر کا لہر نہ جب پانی نہ تھا
قبیلے کے باعث سر عاشق کی نہان وائے نہ
جسم جانا لیا بیٹی بھٹی کوئی یا بانہ تھا
جب تمہارے عاشق مفلس کے پاس آ گیا نہ تھا

غزل معہ بندہ ہندی

مراقِ یار میں ہر دم لبو نہ آہ ہوا رہی
تن میں سارا چھت کیا رشت کر کے پیر
من پہلا دیت دن کٹوھا کٹھن جو رہیں
کلے سے آگے لگھاؤ جہن امیدواری ہے
سردہ ہر کچھ نار ہی نشہ ہو سگرا دیس
رکت ماس تن مان نہیں کا سے پوچھو نہ تھا
عوم کی دور ہے منزل کہ سر پہ پوچھو باری
رہیں بچھوھا ہو گیو ملتی رہ گئی ماست
پیارے تم مت جانو نہ تم بچھو موہ میں
گذرتی جان پر میری نہایت بھر آہی ہے
حامون اپنے کوٹ رہے نہ تنگ لچائے
پیت تو واسوں کیچھ جاسواں پیتا ہے
چکر پہ ہمارا ہی پیاسے محبت اب تیار ہے
کہوت سے چلے ملو جو آقا چا ہو پار
کا کا سب تن کیا یوادر کہا پوچھیں ماس
یہ تیر جان قربان ہے تمہاری اختاری ہو
بوہنا ایسی رہیں کو کہ ہو رکھو نہ ہوے

تخیلات اخیاطرز گوشتاخن تلشی داس

برہاگن موزا دنیہ جسراوے
چوت ہے جیسے چندر جسکو ر
سندروپ من ویکو لیسنا نیوہ
دو کہ میں تمام مجھے سب کوئی
کا ہو جن سکھی عین نہ آوے
من پانی ناہن بانست مور
نیک و بد کچھ وہم نہ جانیو
سکھ جن وان پت تلشیں ہوئی

را کھوسن شرب کے بسبب یاد ڈوبت ناؤ کے پار کیسے یاد
دین کی تاؤ پڑی بچھو ہمارے تہن کون جو پار اتارے
درخت رشت تیز و نام پیارو پٹا بیکٹھ سدھارو

وا درہ - ٹھری - ہولی وغیرہ

کوئی لاکھ کوئین کہی آپ دن سنگ پیت لگی ہوگی۔
انترہ - اپنا پر ایا بس چھانڈا۔ جگت برائی سردھری
اس کی ہے۔ میرا شریہ پیا منہ بات کی سنو کی
کوئی لاکھ کوئین۔ ٹھری کھاج

ہماری توتے چولی بگاڑ دی ساری
انترہ - کتر کتر سب ادبھی کر دی۔ پٹھری درجی اناری
ہماری توتے
انترہ - دیکھ شریہ پاشور کر پکا لاکھن دیکھا کاری۔ ہماری توتے

ٹھری شام کلیان ساری میری مورک گٹھین پورن

انترہ ایسی موری موری تاوک بیان۔ توتے بیدر دی بیان۔
کھین شریہ پیا کیا گھر جا کے۔ یو جھے گی ساسن جھٹالی۔ ساری

ہولی کافی

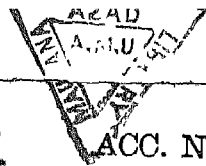
گڑوا بھرن ناہین دے رے
ہولی کا کھلیا بنی کا بچیا گڑوا بھرن ناہین دے
انترہ - گڑوا بھرت موری میرا بھی تولٹ سلجاؤن ری۔
ایسا ہوئی کا کھلیا بنی کا بچیا

الحمد للہ کہ تراہ دلچپ باہ - اکتوبر ۱۹۲۵ء خرامہ نام محمد صادق پروپرائٹر صادق پریس لاہور

۱۶
مختصر فہرست کتب صادق باب انجمنی حاظہ کمال جمال کا گنج لکچر

| | |
|---|---------------------------------------|
| تعبیر نامہ خواب معہ فالنامہ قیمت ۲ | النامہ قرانی - یہ وہ فالنامہ ہے جسکو |
| حکمت افلاطون قیمت ۶ | اموی زینب النساء نے علماء وقت سے |
| نقش سلیمانی قیمت ۰۲ | یار کرایا تھا علماء دین نے قرآن شریف |
| بحر بات سلیمانی ۰۲ رتو نیرات سلیمانی ۰۲ | کے حرفوں سے فالنامہ کو مرتب کیا یا بن |
| بیاض سلیمانی ۰۲ مہر سلیمانی ۰۲ | میر نواز علی صاحب مرحوم سے نقل کر کے |
| چہل چراغ سلیمانی ۰۲ راج سلیمانی ۰۲ | چلا گیا علاوہ فالنامہ کے اس میں خواص |
| روح سلیمانی حصہ دوم ۰۲ حصہ سوم ۰۲ | اس کے حتمی ہی درج ہیں جو ہر اہل علم |
| حصہ چارم ۰۲ جلیقا جادو | کے واسطے سود مند ہیں قیمت ۱ |
| مداری کا تاش ہر حصہ ۶ عقد ثریا ۱۲ | نور محمد ہندی معہ ترکیب نماز |
| تاج سلیمانی ۲ حرز سلیمانی ۱۲ نافہ غلابی | یہ کتاب واسطے لڑکوں کے نہایت |
| اعجاز عیوی ۳ طلسم مشکالہ کامل ۱ | ضروری و کار آمد ہے قیمت ۰۱ |
| بحر طلسم ۲ بحر بات ویرانی ۱ | وعا کے نور قیمت ۰۱ |
| طلسم روہانی ۳ اعجاز محمدی ۰۲ | وعا کے الہی صیان قیمت ۱ |
| اندروہ جال کلان ۸ راندروہ جال ۰۳ | وعا کے جوشقین ۱ |
| مفتاح الجفر ۱ انتخاب النجوم ۴ | علیات نادہ ۰۲ فالنامہ قرآن شریف ۱ |
| اسرار الجفر ۸ الجحد النجوم قیمت ۴ | ترجمہ تعبیر روایا ۶ افتاب الرمل ۱ |
| احکام مسدلات ۱۰ اور پیم کامل ۱ | میدان الرمل ۸ رکشاف النجوم ۱ |
| معالجہ تپ لرزہ ۳ خزینہ کمال ۱ | بخواہرا بحر و ف ۶ زبیر اعظم نجوم ۸ |
| معین العلاج ۸ میزان الادویہ ۱ | کنز الحسین فارسی ۴ طلسمات مناجات ۱ |
| تربایق اعظم کامل ۱ میرزا وغریب ۹ | اسرار الرمل ۸ الزوار النجوم ۱ |
| طب تہمانی کامل ۱ مخزن سلیمانی ۱ | زبدۃ النجوم ۳ خلاصۃ النجوم ۴ |

علمہ فراموشین باختر صادق باب انجمنی حاظہ کمال جمال کا گنج لکچر



CALL No. { ۸۹۱۵۴۳۰۸
... ۵۰۱۰

ACC. No. ۵۰۲۱۵۴

AUTHOR

۸۹۱۵۴۳۰۸
۱۹۲۲

مجله صادق
کتابخانه دانشگاه

۵۲۱۵۴

مجله صادق

۱۹۲۵

کتابخانه دانشگاه

| Date | No. | Date | No. |
|------|-------|------|-----|
| ۱۳۰۲ | ۵۲۱۵۴ | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |

UNIVERSITY STACKS

RECEIVED AT THE



